JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 15, Issue: 01, Jul –Dec 2021

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

تعلیمِ نسواں اور حضرت عائشہؓ کی تعلیمات و کردار، عصر حاضر کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

Role of Hazrat Ayesha (R.A.W) in women's education (Analytical Study in light of contemporary era)

Fakhra Tehseen*
Ph.D. Scholar GC women University Sialkot

Dr. Muhammad Arshad*
Professor Islamic Studies, Govt. Post graduate college, Mandi Bahauddin

Abstract

Islam is a practical religion. It started preaching its teaching under the enlightenment of knowledge Instead of darkness of ignorance. In contrast to other religion, Islam considers men and women (both) as equal pioneers of civilized society. The significant feature of Islam is that it stresses education as mandatory elements for both of man and woman uplift the society- The role of Hazrat Ayesha (R.A.W) in uplifting women's education in society and make them literal is beyond any doubt .She is considered as first (women fakiha)in the history of Islam equipped with concrete Islamic knowledge .Her colleagues and friends used to consult her whenever confronted with any problem of Shariya .Imam Zahri revealed that Hazrat Ayesha (R.A.W) has much more knowledge of Islamic Shariya then the sum of the knowledge of all the "Azwaje-Mutaharat ."Hazrat Ayesha was kind, wise and intelligent woman. She addressed the problems of women elegantly even after the departure of Hazrat Muhammad (S.A.W).She convincingly taught them the solution of Islamic problems especially relating to women in the light of Holy Quran and Sunnah, She provided them self-confidence and awareness about their legal rights .She guided them in solution their problems regarding family matters-. She nourishes then, moral values and guided them in matters of social welfare and Jihad .She proved that a woman can contribute to solve all the problems of society by keeping their selves under Hijab, she arranged numbers of meetings of women with Hazrat Muhammad(S.A.W) in which women can directly ask questions to him(S.A.W). Women of present era can consider the life of Hazrat Ayesha as a role model. The purpose of

CC BY

presenting this article is how contemporary women can get benefit from the teaching and lifestyle of Hazrat Ayesha (R.A.W) and play a revolutionary part in changing the society positivity. At the end of article pertain purposed are made for women of present society which may be helpful in uplifting and repairing the moral deteriorative society.

Keywords: *Seerat-e- Ayesha, Women's education in Islam, role of women in society development, modernity and Muslim women.*

تمہید

اسلام وہ دین ہے جو سراپہ علم و عمل بن کر آیا۔اس نے اپنے سفر کا آغاز تاریکی اور جہالت سے نہیں بلکہ علم کی روشنی سے کیا۔ اسلام کا طرہ امتیاز ہے کہ اس نے مرد کے ساتھ عورت کو بھی اہمیت دی ہے۔ کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک مثالی معاشرہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ معاشرے میں رہنے والی نصف آبادی یعنی خواتین بھی تعلیم کے زیور سے آراستہ نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ جب پیغمبر آخر ﷺ نے ایک مثالی اور صالح معاشرے کی بنیاد رکھنا چاہی تو جہاں مردوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام فرمایا وہاں خواتین کو بھی تعلیم و تربیت سے محروم نہیں رہنے دیا۔ معاشرتی ضرورت کے تحت مرد حضرات مکہ میں دار ارقم اور مدینہ میں مسجد نبوئی میں اجتمائی تربیت پاتے رہے جب کہ خواتین کی خصوصی تعلیم و تربیت کے بڑے مراکز میں پیغمبر آخر ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے ہجرے مبارک شامل تھے ۔آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات میں حضرت عائشہ کے امت مسلمہ پر بڑے احسان ہیں جو علم و عرفان میں تمام امہات سے بلند درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ دین کا ایک بڑا حصہ جو ہم تک پہنچا وہ انھیں عظیم معلّمہ کی بدولت ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ یہ اس لیے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعلیم و تربیت خود معلم اعظم نبی کریم ﷺ نے فرمائی اور پھر آپ کو مسلم خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ کو اسی کام کے لیے منتخب کیا۔ آپ نے خواتین کے سلسلے میں قرآن وحدیث کے احکامات کو عام کرنے اور ان میں خانگی معاملات شعور و بیداری پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

خواتین کی سماجی اہمیت کو آپ رضی اللہ عنہا میں اپنے طرز عمل سے ثابت کیا کہ ایک مسلم عورت دنیا کے کسی شعبے میں مردوں سے پیچھے نہیں ہے۔اسی لیے حضرت عائشہ ہمیں غزوات کے میدان میں مجاہدینِ اسلام کے ساتھ مل کر مشرکین کے خلاف نبرد آزما نظر آتی ہیں اور طب کے میدان میں ضرورت مندوں کا علاج کرتی نظر آتی ہیں۔ دینی معاملات میں امت کی صحیح راہنمائی کے لیے فتوی جاری کرتے نظر آتی ہیں اور حج میں منی ومزلفہ اور میدان عرفات میں پردے کی اوٹ سے حاجیوں کی تعلیم وتربیت کرتے دکھائی دیتی ہیں۔

الغرض حضرت عائشہ صدیقہ معلمۃالنساء نے اپنے کردار اور عمل سے ثابت کیا کہ اسلام میں پردے میں رہتے ہوئے ایک عورت گھریلو ذمہ داریاں پوری کرنے کے ساتھ معاشرے کی فلاح و بہبود اور تعلیم و تربیت میں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد بھی امت مسلمہ میں تعلیم و تربیت کا جو عظیم فریضہ سر انجام دیا اور اپنے کردار سے مسلم خواتین کے

لیے جو عظیم نمونہ پیش کیا اس کی مثال قیامت تک نہیں مل سکتی۔ عصر حاضر کی مسلم خواتین کی صحیح نہج پر تعلیم و تربیت کرنے اور ان کے وجود کو معاشرے کے لیے مفید بنانے کے لیے آج بھی سیرت آپ کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ حضرت عائشہ کی تعلیمات اور کردار کو عملی طور پر اپنانے سے عصر حاضر کے مادیت پرست معاشروں میں افراد معاشرہ کی درسِ گاہ اول یعنی خواتین کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈالا جاسکتا ہے۔

تعلیم کا معنیٰ و مفہوم:

تعلیم" عربی زبان کے لفظ "علم" سے ماخوذ ہے جس کا مادہ "ع-ل-م" ہے۔ مفردات القرآن کے مطابق علم سے مراد:

العلم ادراک الشیء بحقیقته[1]

یعنی "علم کسی شے کی حقیقت کا ادراک ہے"

تاہم کسی شے کا جان لینا، اس کا ادراک حاصل کرنا، اس کو پہچان لینا، اس کی معرفت کو پالینا اور اس کو سمجھ لینا علم ہے[2]

باب تفعیل کے وزن پر علم سے ہی تعلیم کا لفظ ماخوذ ہے جس کے معنی بھی "حقیقت حال، معرفت، ادراک، پہچان اور سمجھ بوجھ کے ہی ہیں۔[3]

لفظ تعلیم کا انگریزی میں متبادل لفظ "**Education**" ہے۔ جس کے معنی ہیں رسمی و غیر رسمی ذریعہ سے لوگوں کو سکھانے اور علم دینے کا عمل و طریقہ کار۔ "**Oxford Dictionary**" میں اس کی تعریف یوں بیان ہوئی ہے:

The knowledge skill development and understanding that you get as a result of an educational process..[4]

"وہ علم، مہارت، نشوونما اور سمجھ بوجھ جو کسی تعلیمی عمل کے ذریعے حاصل ہو۔

" تعلیم " کے اصطلاحی مفہوم کی مختلف لوگوں نے مختلف تعریفیں کی ہیں۔ ابن خلدون اسے معرفت اور حقیقت کا حصول سمجھتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

" تعلیم کا مقصد غور و فکر کو کام میں لا کر خود کو حقائق سے روشناس کرواتے ہوئے علم معرفت اور حقیقت کا حصول ہے۔"[5]

خورشید احمد اپنی کتاب "اسلامی نظریہ حیات" میں لکھتے ہیں:

" تعلیم صرف تدریس ہی کا نام نہیں ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے سے ایک قوم خود آگہی حاصل کرتی ہے اور یہ عمل اس قوم کو تشکیل دینے والے افراد کے احساس و شعور کو نکھارنے کے ذریعہ ہوتا ہے یہ نئی نسل کی وہ تعلیم و تربیت ہے جو اسے زندگی گزارنے کا شعور دیتی ہے اور اس میں زندگی کے مقاصد و فرائض کا احساس پیدا کرتی ہے۔"[6]

پس تعلیم حقائق کے ادراک اور کسی چیز کے کلیات و جزئیات کا اس انداز سے دماغ میں سما لینا کہ وہ حقیقت ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک ہو کر اعتقاد کے درجے تک پہنچ جائے۔

اسلام میں خواتین کی تعلیم کے لیے تاکید

عورت ہر معاشرے کا ایک لازمی جزو ہے۔ معاشرہ کی تعمیر و ترقی کا جتنا انحصار مرد پر ہے اتنا ہی عورت پر بھی۔ بلکہ عورت کا کردار اس لحاظ سے بھی زیادہ اہم ہے کہ انسان کی پہلی درسگاہ اس کی ماں کو گود ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ عورت ہی ہے جو نسل انسانی کی بنیادی تربیت کا باعث بنتی ہے۔ اگر عورت تعلیم یافتہ ہو گی تو ہی وہ بہتر طور پر اپنے خاندان کی تربیت کر پائے گی اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن طور پر ادا کرے گی۔ اسلام اس اٹل حقیقت سے خوب واقف ہے یہی وجہ ہے کہ وہ مرد و عورت کی تعلیم و تربیت میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ وہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم و تربیت پر بھی خصوصی توجہ دیتا ہے۔

مسلم سجاد اپنی کتاب "اسلامی ریاست میں نظام تعلیم میں رقم طراز ہیں:

> "کسی اسلامی معاشرے میں تعلیم نسواں کی ضرورت و اہمیت پر دورائے نہیں ہیں۔ قرآن کریم کی آیات اور رسول ﷺ کے فرمودات، آپ کا اپنا اور صحابہ کرام کا طرز عمل، مسلم معاشروں کا تعامل اور مسلمانوں کی تاریخ کی گواہی سب اس باب میں ایک رائے رکھتے ہیں۔ عورتوں کو تعلیم سے بے بہرہ رکھنا انھیں دراصل مرتبہ انسانیت سے بھی گرانا ہے اور اسلام اس کی تائید نہیں کر سکتا۔"[7]

نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطالعے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ نے عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لیے خصوصی انتظامات کیے۔ اور ان کے لیے مخصوص اوقات کا تعین فرمایا۔ جیسا کہ ابو سعید خدری سے مروی ہے:

> قال النساء للنبیﷺ غلبنا علیک الرجال فاجعل لنایوما من نفسک فوعد من یوما لقیهن فیه فوعظهن وامرهن۔[8]
>
> "عورتوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا آپؐ کے دربار میں ہمیشہ مردوں کا ہجوم رہتا ہے (اس وجہ سے ہم استفادہ نہیں کر پاتیں) لہٰذا آپ ہمارے لیے الگ ایک دن مقرر کیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ ایک دن متعین کر کے ان کے پاس تشریف لے گئے اور وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں نیک کاموں کا حکم دیا"

جمعہ اور عیدین کے خطبات جو کہ اسلامی معاشرے میں افراد کی تعلیم و تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہیں ان کے اندر خواتین کی حاضری کی اجازت دینا اور تاکید کرنا بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے:

> یخرج العواتق وذوات الخدور، او العواتق والحیض والیشهدن الخیر ودعوة المومنین، ویعتزل الحیض المصلی، قیل لها: الحیض ؟ فقلت: الیس لشهد عرفة وکذا وکذا۔[9]
>
> "بالغ اور پردہ نشین خواتین کو جو حالت ایام میں ہوں عیدگاہ چلنا چاہیے۔ البتہ جن عورتوں کے ایام ہوں وہ نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی اور خیر اور مومنوں کی دعا میں شریک ہوں گی۔ (حدیث روایت کرنے والی خاتون کہتی ہیں) میں نے

کہا کیا حیض والیاں بھی شریک ہوں گی؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! کیا وہ عرفات اور دیگر فلاں فلاں مواقع پر حاضر نہیں ہوتیں"

حضور اکرم ﷺ کو خواتین کی تعلیم وتربیت کا اس قدر خیال ہوتا تھا کہ اگر آپؐ کو محسوس ہوتا کہ آپؐ اپنی بات خواتین تک نہیں پہنچا سکے تو آپ دوبارہ ان کے قریب جا کر وہ بات ارشاد فرما دیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

فظن انه لم يسمع النساء فوعظهن وامرهن بالصدقة[10]

"آپؐ کو خیال ہوا کہ آپؐ عورتوں کو اپنی بات نہیں سنا سکے ہیں تو آپ نے دوبارہ ان کو نصیحت کی اور صدقہ وخیرات کا حکم دیا"

نہ صرف یہ کہ نبی کریم ﷺ نے خود خواتین کو تعلیم دی بلکہ صحابہ کرام کو بھی اس کام پر مامور کیا۔

مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ ہم چند نوجوان حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں دین کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بیس دن سے قیام پذیر تھے۔ جب آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ ہمیں گھر جانے کی جلدی ہے تو آپ ﷺ نے ہمیں اجازت دیتے ہوئے فرمایا:

ارجعوا الى اهليكم فاقيموافيهم وعلموا هم ومروهم۔[11]

"جاؤ اپنے بیوی بچوں کی طرف اور ان ہی میں رہو اور ان کو دین کی باتیں سکھاؤ اور ان پر عمل کا حکم دو"

آپ ﷺ نے عورتوں کے لیے صرف یہ ہی کافی نہیں سمجھا کہ عورت دین کے اصول و مبادی سے واقف ہو جائے بلکہ آپ نے اس کے لیے کتابی تعلیم و تربیت کو بھی ضروری خیال کیا۔ آپ نے ازواج مطہرات کو لکھنا پڑھنا سکھایا۔ جیسا کہ شفاء بنت عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک دن جب کہ وہ حضرت حفصہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جیسے آپ نے ان کو کتابت سکھائی ہے اسی طرح انھیں چیونٹی کے کانٹے کی تکلیف کی دعا بھی سکھا دیں۔[12] نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کے صحابہ کرام بھی ان ہی کے نقش قدم پر چلا کرتے تھے۔ جیسا کہ تفسیر قرطبیؒ میں سورۃ نور کی تفسیر کے تحت حضرت عمر کی یہ روایت درج ہے کہ حضرت عمر کوفہ والوں کو حکم دیتے تھے کہ اپنی بیویوں کو سورۃ نور کی تعلیم دو۔[13]

اسلام نے عورتوں کی تعلیم وتربیت پر جو توجہ مرکوز کی اور اس حوالے سے جو اہم اقدامات کیے ان کا اندازہ ان نتائج سے نکالا جا سکتا ہے جو اسلامی معاشرے پر مرتب ہوئے۔ اس دور میں خواتین نے ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے اور کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔

حضرت عائشہ کی علمی برتری

حضرت عائشہ کو دن رات نبی کریم ﷺ کی صحبت میسر آئی۔ آپ نہ صرف براہ راست نبی کریم ﷺ سے فیض حاصل کیا کرتی تھیں بلکہ اس کے ساتھ چونکہ آپ کا حجرہ مبارک مسجد نبوی ﷺ سے منسلک تھا لہٰذا وہاں ہونے والی علمی مجلسوں میں بھی آپ براہ راست شریک ہوا کرتی تھیں۔ نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں جو خطبات دیا کرتے تھے جو درس و نصیحت کی محفلیں سجا کرتی تھیں حضرت

عائشہ ان کی بالواسطہ سامع ہوا کرتی تھیں، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عائشہ ایک ایسی علمی شخصیت میں تبدیل ہو گئیں جن کے علم و فضل کے گواہ کبار صحابہ کرام تھے۔

آپ بیک وقت ایک بہترین مفسر قرآن، علم فقہ کی ماہر، ادب اور طب کی ماہر تھیں۔ آپ کو ان تمام علوم پر دسترس حاصل تھی۔ علامہ زہریؒ فرماتے ہیں: اگر حضرت عائشہ کا علم جمع کیا جائے اور تمام امہات المومنین اور صحابیات کا علم جمع کیا جائے تو ان کے مقابلے میں سب سے زیادہ حضرت عائشہ کا علم ہو گا۔ اسی طرح حافظ ابن رباح فرماتے ہیں: حضرت عائشہ تمام لوگوں میں فقیہہ، عالمہ اور عام لوگوں سے اچھی رائے کی مالک تھیں۔[14]

اسی طرح ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالہ سے فرماتے ہیں: فقہ، شعر و شاعری، میں حضرت عائشہ سے زیادہ کسی کو دستگاہ حاصل نہ تھی۔ آپ کی علمی قابلیت اس درجہ تھی کہ کبار صحابہ کرام بھی مسائل کے حل کے لیے آپ کی طرف رجوع فرماتے تھے۔ جیسا کہ ابو بردہ بن موسیٰ بحوالہ اپنے والد فرماتے ہیں:

"جب ہمیں کسی معاملے میں کوئی مشکل پیش آتی تو ہم حضرت عائشہ سے اس کے بارے میں سوال کرتے، انھیں اس کا علم ہوتا تھا"[15]

اسی طرح جب مسروق سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت عائشہ فرائض میں ماہر تھیں؟ فرمایا: ہاں ہاں اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے مشائخ واکابر صحابہ کو دیکھا کہ آپ سے فرائض کے مسائل پوچھا کرتے تھے۔[16]

آپ کی یہ علمی قابلیت اور ذہانت کچھ تو خداداد تھی اور کچھ والد محترم حضرت ابو بکر صدیق اور محبوب شوہر حضرت محمد ﷺ کی تربیت کا نتیجہ تھی۔ آپ کی تعلیم و تربیت کا آغاز بچپن سے ہی ہو گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ اپنے دوست حضرت ابو بکر صدیق سے ملنے کے لیے ان کے گھر تقریباً روزانہ تشریف لاتے تھے اور اس دوران جو گفتگو ہوا کرتی تھی وہ حضرت عائشہ کے علم میں اضافہ کا باعث بنا کرتی تھی۔[17]

نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ کی براہ راست تربیت کیا کرتے تھے۔ جہاں آپ کو کوئی کمی یا کوتاہی نظر آتی فوراً اصلاح کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ کے گھر میں کسی نے چوری کی تو انھوں نے اسے بد دعائیں دیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس کا گناہ ہلکا نہ کرو۔[18]

حضرت عائشہ کی تعلیم و تربیت کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ نبی کریم ﷺ آپ کو خصوصی طور پر وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تم دنیا پر مسافر کے توشے کی مانند قناعت کرو اور امراء کی مجلسوں میں شرکت نہ کرو اور کپڑوں کو جب تک ان میں پیوند کام دیتے ہیں پرانا نہ سمجھو۔[19] اسی طرح حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے مبغوض آدمی وہ ہے جو نہایت جھگڑالو ہو۔[20]

المختصر حضرت عائشہ کی تعلیم و تربیت پیغمبر خدا محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں ہوئی۔ آپ ﷺ کی دن رات کی صحبت نے حضرت عائشہ کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کر دیا۔ حضرت عائشہ کے ہر ہر عمل پر نبی کریم ﷺ نے نگاہ رکھی ہوتی تھی جہاں کہیں کوتاہی پیدا

ہوتی آپ ﷺ حضرت عائشہ کو خبر دار کر دیا کرتے۔کچھ حضرت عائشہ کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی ذہانت و متانت سے نوازا تھا۔ معاملہ فہمی کی خصوصی صلاحیت آپ کے اندر موجود تھی۔آپ خود آگے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے مختلف مسائل کے حوالے سے سوالات کیا کرتی تھیں۔

یہاں تک کہ دوران گفتگو اگر کچھ آپ کی سمجھ میں نہ آتا یا آپ کوئی امر آپ کو شک میں ڈالتا تو آپ فوراً نبی کریم ﷺ سے اس حوالے سے دریافت فرما کر اپنی تسلی کر لیا کرتی تھیں۔

حضرت عائشہ کی تعلیمات و کردار

حضرت عائشہ نے جو نبی کریم ﷺ سے علم حاصل کیا اور آپ ﷺ کی صحبت سے جو فیض آپ کو ملا اس کو آپ نے خود تک محدود نہیں رہنے دیا۔ بلکہ اس علم کو آگے پھیلانے میں ہر ممکن کوشش کی۔ آپ کا طریق تعلم بھی نبی کریم ﷺ سے متشابہ تھا۔ اسی طرح حضرت عائشہ اپنے خاندان کے لڑکے لڑکیوں اور یتیم بچوں کو اپنی آغوش تربیت میں لے لیا کرتی تھیں۔[21] ان کے شب و روز آپ کے ساتھ گزرتے تھے تو وہ آپ کے زیر نگرانی دینی معاملات و مسائل سے آگاہی حاصل کیا کرتے تھے۔

لوگ آپ سے سوال و جواب کیا کرتے اور آپ انھیں جواب دیا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ حضرت عائشہ جب حج کے لیے جایا کرتیں تو وہاں بھی جا کر لوگوں کی تعلیم و تربیت کیا کرتیں۔[22]

ا۔خواتین میں حقوق کا شعور بیدار کرنا

حضرت عائشہ نے خواتین کو ان کے بنیادی حقوق سے متعلق جو تعلیمات فراہم کیں وہ مثالی ہیں۔ معاشرتی زندگی میں زوجین کے حقوق سے متعلق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعلیمات نے خواتین کے کے اندر خاندانی استحکام کا شعور پیدا کیا۔آپ نے بتلایا کہ اسلام میں عورت کی رضامندی کے بغیر نکاح کرنے کا کوئی تصور نہیں ہے۔ نکاح وہی جائز ہے جس میں زوجین کی رضامندی شامل ہو۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لڑکی کے بارے میں سوال کیا جس کے گھر والے اس کا نکاح کرتے ہیں کیا اس سے اجازت لی جائے گی یا نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لی جائے گی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا وہ حیاء کرے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب وہ خاموش رہے ایسے موقع پر تو یہی اس کی اجازت ہے۔"[23]

حضرت عائشہ سمجھتی تھیں کہ مسلمان عورت کا نکاح اس کے ولی کے بغیر جائز نہیں ہے۔اس لیے وہ مسلمان خواتین کو اس بات کی تلقین کیا کرتیں کہ ولی کی موجودگی میں نکاح کیا جائے۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔اگر اس نے اس سے دخول کر لیا

ہے تو اس کی شرمگاہ حلال کر لینے کے عوض اس کے لیے مہر ہے اور اگر اولیاء میں جھگڑا ہو جائے تو جس کا کوئی نہ ہو اس کا ولی حاکم ہو گا۔[24]

اسی طرح حضرت عائشہ اس بات کی قائل تھیں کہ رضاعی رشتوں کے ساتھ بھی مسلم خواتین کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ رضاعی رشتوں کی حرمت بھی ویسی ہی ہے جیسے کہ نسبی رشتوں کی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رضاعت سے بھی وہ چیزیں (مثلاً نکاح وغیرہ) حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔[25]

حضرت عائشہ اس بات کی قائل تھیں کہ اگر کوئی مسلمان کسی یتیم بچی سے نکاح کرے تو اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ انصاف کا معاملہ رکھے اور اس کا مہر ادا کرنے میں ناانصافی نہ کرے۔ بلکہ اس کا پورا پورا مہر ادا کرے۔

جیسا کہ مجھے عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے (سورۃ نساء میں) اس آیت کے بارے میں پوچھا "اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ کرنے کا ڈر ہو تو جو عورتیں پسند آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ" انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی (محافظ رشتہ دار جیسے چچیرا بھائی، پھوپھی زاد یا ماموں زاد بھائی) کی پرورش میں ہو اور ترکے کے مال میں اس کی ساجھی ہو اور وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کر لینا چاہے لیکن پورا مہر انصاف سے جتنا اس کو اور جگہ ملتا وہ نہ دے، تو اسے اس سے منع کر دیا گیا کہ ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرے۔ البتہ اگر ان کے ساتھ ان کے ولی انصاف کر سکیں اور ان کی حسب حیثیت بہتر سے بہتر طرز عمل مہر کے بارے میں اختیار کریں (تو اس صورت میں نکاح کرنے کی اجازت ہے) اور ان سے یہ بھی کہہ دیا گیا کہ ان کے سوا جو بھی عورت انہیں پسند ہو ان سے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ بن زبیر نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا، پھر لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد (ایسی لڑکیوں سے نکاح کی اجازت کے بارے میں) مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں یہ لوگ سوال کرتے ہیں"۔

اللہ نے دوسری آیت میں فرمایا اور تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس سے یہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکی تمہاری پرورش میں ہو اور مال اور جمال کم رکھتی ہو اس سے تو تم نفرت کرتے ہو، اس لیے جس یتیم لڑکی کے مال اور جمال میں تم کو رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگر اس صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا مہر ادا کرو۔[26]

۲۔ خواتین کو اخلاقیات کی تعلیم

اخلاقیات کسی بھی معاشرے کی اٹھان میں جڑ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جیسی کسی معاشرے کی اخلاقیات ہوں گی ویسے ہی وہ معاشرے تشکیل پائے گا۔ اگر کوئی معاشرہ اعلیٰ اخلاقی قدروں کا حامل ہو گا تو نہ صرف وہ پھلے اور پھولے گا بلکہ یہ اخلاق عالیہ اس کی بقاء کی ضمانت بھی بن جائیں گے۔ ضرت عائشہ نے خواتین کی جو تعلیم و تربیت کی اس کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ انھوں نے مسلمان خواتین کے اندر اعلیٰ اخلاقی قدروں کو اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ سے مروی ایک روایت میں بیان ہوتا ہے :

عن عائشہ ان النبی ﷺ قال ان اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم باھلہ[27]

"حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کامل ترین ایمان والا وہ آدمی ہوتا ہے جس کے اخلاق سے زیادہ عمدہ ہوں اور وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہو۔"

حضرت عائشہ سمجھتی تھیں کہ اچھے اخلاق ایک مومن عورت کے لیے بہت زیادہ ضروری ہیں۔اگر کسی کا اخلاق اچھا ہو تو وہ اس اچھے اخلاق کے بل پر بہت بلند درجات حاصل کر سکتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آپ ارشاد فرماتی تھیں:

"نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے قائم اللیل اور صائم النہار لوگوں کے درجات پالیتا ہے۔"[28]

حضرت عائشہ اچھے اخلاق پر اس قدر زور دیا کرتی تھیں کہ آپ مسلمان خواتین کو نصیحت کیا کرتی تھیں کہ وہ کسی بھی حالت میں اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں یہاں تک کہ اگرچہ وہ نہایت دکھ اور تکلیف کی حالت میں ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ انھیں ایسا کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک روایت میں بیان ہوتا ہے:

"حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ان کے گھر میں کسی نے چوری کی تو انھوں نے اسے بددعائیں دیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس کا گناہ ہلکا نہ کرو۔"[29]

حضرت عائشہ نہ صرف خود نرم خو تھیں بلکہ وہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔وہ چاہتی تھیں کہ مسلمان خواتین اپنے مزاج سے سختی کو ختم کر دیں، کیونکہ سختی انسان نہ صرف انسانوں کے مابین دوری پیدا کرتی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ تکلیف کا باعث بھی بنتی ہے۔ وہ فرماتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ انھیں نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا کرتے کیونکہ نرمی چیز میں خوبصورتی پیدا کر دیتی ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں بیان ہوتا ہے:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز میں سے نرمی نکال دی جاتی ہے تو وہ چیز بدصورت ہو جاتی ہے۔"[30]

حضرت عائشہ مسلمان خواتین کی تعلیم و تربیت کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھتی تھیں کہ ان کے اندر صلہ رحمی پیدا ہو۔وہ انھیں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد بھی سنایا کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے:

قال رسول الله ﷺ من وصلها وصله الله ومن قطعها قطعه الله[31]

"نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رشتہ جوڑتا ہے اللہ اسے جوڑتا ہے اور جو شخص رشتہ توڑتا ہے اللہ اسے توڑتا ہے۔"

حضرت عائشہ مسلمان خواتین کو والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ کیونکہ ایسا کرنے والے انسان دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں قرآن کریم کی تلاوت کی آواز سنائی دی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں، تمہارے نیک لوگ اسی طرح کے ہوتے ہیں دراصل وہ اپنی والدہ کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کرتے تھے۔[32]

آپ صرف اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ہی حسن سلوک کی تلقین نہیں کیا کرتی تھیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ یتیموں اور مسکینوں کا خیال رکھنے اور ان کے حقوق کی نگہداشت کا بھی حکم دیتی تھیں۔

دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھنا اور بوقت ضرورت انھیں اپنی اشیا کو استعمال کرنے دینا بھی اخلاق حسنہ کا ہی ایک جزو ہے۔ حضرت عائشہ کی سیرت مبارکہ جو کہ مسلمان خواتین کے لیے عملی نمونہ ہے اس میں ہم کو یہ بات بھی ملتی ہے کہ حضرت عائشہ اپنی چیزیں دوسروں کو دے دیا کرتی تھیں تاکہ وہ اسے استعمال کر لیں۔ ان کے پاس ایک بہت عمدہ اور بیش قیمت کرتہ تھا جس کو اس زمانہ میں دلہنیں مستعار لیا کرتیں تھیں اپنی بارات کے دن پہننے کے لیے۔[33]

جہاں تک عصر حاضر کی عورت کی اخلاقی حالت کا تعلق ہے تو وہ بھی نہایت دگرگوں ہے اگر ہم عصر حاضر کی مسلمان خواتین کی بات کریں تو ان کی اخلاقی حالت میں جو غالب رجحان پایا جاتا ہے وہ اسلام کے زریں اخلاقی اصولوں سے بہت مختلف اور متضاد ہے۔ اسلام خواتین کو نرمی و برداشت کا حکم دیتا ہے لیکن موجود دور میں خواتین کے اندر تحمل و برداشت کا مادہ بہت کم ہو چکا ہے۔ دائرہ اسلام میں شامل خواتین کی اکثریت اب سچ کی بجائے جھوٹ کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہے۔ ایفائے عہد اور دیانت داری کی بجائے بددیانتی اور وعدہ خلافی کو اپنی زندگیوں میں شامل کیے ہوئے ہے۔ گھریلو جھگڑوں کی کثرت اور نا چاقی اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آج کی عورت بھائی چارہ اور اخوت کی بجائے ناچاقی اور نفرت کو اپنائے ہوئے ہے۔ غیبت جسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا تھا آج کے دور کی مسلمان عورتوں کی اکثریت اس سے عار محسوس نہیں کرتی۔ یہاں تک کہ وہ اس بات سے بھی آگاہ نہیں ہوتیں کہ ان کا کونسا عمل اور قول غیبت و چغلی کے ضمن میں شمار ہو رہا ہے۔ شوہر اور بیوی کے درمیان جھگڑوں کی بہتات، ساس و بہو، بھابھی اور نندوں کے درمیان تنازعات روزمرہ معمولات میں شامل ہو چکے ہیں

۳۔ پردہ کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ کی تعلیمات و کردار

حضرت عائشہ مسلمان خواتین کی تعلیم و تربیت اس انداز سے کرتی ہیں کہ اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ مسلمان خواتین کا اسلامی معاشرے کے اندر رہن سہن اور عادات و اطوار کیا ہونی چاہئیں۔ ایک مسلمان خاتون ہونے کے ناطے آپ اچھی طرح سے اس بات سے آگاہ تھیں کہ عورت کو پردہ میں رہنے کا حکم دیا گیا۔ آپ تمام نامحرم افراد سے سخت پردہ کیا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ آپ کے رضاعی چچا آپ سے ملنے آئے تو آپ نے ان سے ملنے سے انکار کر دیا اور ان کو گھر کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ جیسا کہ روایت میں بیان ہوتا ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد) افلح رضی اللہ عنہا نے مجھ سے (گھر میں آنے کی) اجازت چاہی تو میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ وہ بولے کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں حالانکہ میں آپ کا (دودھ) کا چچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میرے بھائی (وائل) کی عورت نے آپ کو میرے بھائی کا ہی دودھ پلایا تھا۔ بولیں مرد نے تو نہیں پلایا"[34]

حضرت عائشہ کے پردے کا ایک ثبوت ہمیں ایک اور روایت سے بھی ملتا ہے جب ایک غلام عبد اللہ سالم جو کہ آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور آپ ان سے پردہ نہیں کرتی تھیں جیسے ہی وہ آزاد ہوئے انھوں نے آپ سے پردہ کرنا شروع کر دیا۔[35]

حضرت عائشہ نہ صرف خود پردہ کیا کرتی تھیں بلکہ مسلمان خواتین کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے پتلا ڈوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔ام المومنین نے اسے پھاڑ دیا اور ان کو ایک موٹی چادر اوڑھنے کے لیے دی۔[36]حضرت عائشہ اپنے پاس آنے والی مسلمان خواتین کو اسلام کے ابتدائی دور کی حالت بتاتی تھیں جس وقت پردہ کی آیات کا نزول ہوا تھا۔آپ بتاتی کہ کس طرح اس دور کی ہر مسلمان خاتون پردے کی شدت سے پابندی کیا کرتی تھی۔اوڑھنی کے بغیر عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جیسا کہ آپ سے مروی ایک روایت کچھ یوں ہے :

"اللہ تعالیٰ کسی بالغ عورت کی نماز کو بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا"[37]

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز فجر میں خواتین بھی شریک ہوتی تھیں، پھر اپنی چادروں میں اس طرح لپٹ کر نکلتی تھیں کہ انھیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔[38]

الغرض حضرت عائشہ نے صرف زبانی طور پر خواتین کی تربیت کی بلکہ عملی طور پر مسلمان خواتین کو دکھایا کہ ان کو کس طرح اپنی زندگی باپردہ رہ کر گزارنی چاہیے۔انھوں نے مسلمان خواتین کو یہ سکھایا کہ نامحرم کے ساتھ جسمانی تعلق قائم کرنا جائز نہیں ہے۔ آپ مسلمان خواتین کو گھر میں قیام کرنے کا حکم دیا کرتی تھیں اور انھیں بلا ضرورت گھر سے نکلنے سے منع کرتی تھیں۔آپ بتاتی کہ مسلمان خواتین کو صرف بوقت حاجت گھر سے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔[39]

۴۔ طہارت کے مسائل اور حضرت عائشہ کی تعلیمات و کردار

دین اسلام طہارت اور پاکیزگی کا داعی ہے یہ نہ صرف جسم کے پاک و صاف رکھنے کا حکم دیتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ لباس کا پاک و صاف ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ حضرت عائشہ نے اس معاملہ میں بھی خواتین کو تنہا نہیں چھوڑا اور ان کی بھرپور راہنمائی فرمائی ہے۔حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر لباس منی یا مذی کی وجہ سے ناپاک ہو تو سارے لباس کو دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ صرف اتنا حصہ جو کہ گندہ ہے وہی دھولینا کافی ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ کا ذاتی طرز عمل بھی یہی تھا۔آپ بھی لباس کے صرف اسی حصے کو دھولیا کرتی تھیں جہاں الائش موجود ہوتی تھی۔ جیسے کہ ایک روایت میں کچھ یوں بیان ہوتا ہے :

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک آدمی آیا اور اپنا کپڑا دھونا شروع ہو گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا تیرے لئے اس جگہ کا دھونا کافی ہے اگر تو اس کو دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو اس کے ارد گرد پانی چھڑک دے کیونکہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے سے اس (منی) کو کھرچ دیا کرتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کپڑوں میں نماز ادا کر لیتے۔"[40]

طہارت کے حصول کے تین طریقے ہیں : وضو، غسل اور تیمّم۔وضو نہ صرف طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے بلکہ اس کے ساتھ عبادات کی قبولیت بھی اسی کے ساتھ مشروط ہے۔ حضرت عائشہ اس حوالے بھی مسلمان مردوں اور خواتین کی تربیت کی کرتی تھیں۔

روایت میں بیان ہوا ہے:

"حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر آئے اور ان کے ہاں وضو کیا تو سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اے عبدالرحمٰن وضو پورا اور مکمل طور پر کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے (خشک) ایڑیوں کے لئے آگ سے ویل یعنی عذاب ہے۔"[41]

اسی طرح حضرت عائشہ اس بات کی بھی قائل تھیں کہ غسل کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی یہ سنت نہیں تھی۔ آپؐ غسل سے پہلے وضو کیا کرتے تھے مگر غسل کے بعد آپؐ نے وضو نہیں کیا۔ جیسا کہ آپ فرماتی ہیں :

"رسول پاک ﷺ غسل کرتے۔ فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ادا کرتے اور فجر کی نماز پڑھاتے اور غسل کے بعد آپؐ کو نیا وضو کرتے نہیں پاتی تھی۔"

وضو کی طرح غسل بھی طہارت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور جنابت کی صورت میں غسل کرنا لازم ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ خواتین کو غسل کا مسنون طریقہ سکھاتی تھیں۔

اسی طرح ایام حیض کے بعد خواتین کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ غسل ہے تو اس حوالے سے بھی حضرت عائشہ خواتین کی تربیت فرمایا کرتی تھیں۔ جب مسلمان خواتین نبی کریم ﷺ سے اس حوالے سے راہنمائی حاصل کرنے آتیں تب بھی حضرت عائشہ ان کو غسل جنابت کا طریقہ بتایا کرتی تھیں۔ جیسا کہ ایک دفعہ ایک عورت نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے متعلق پوچھا کہ اس سے غسل کس طرح کیا جائے ؟ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر۔ اس عورت نے پوچھا' یا رسول اللہ ! میں اس سے پاکی کس طرح حاصل کروں گی ؟ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے پاکی حاصل کرو۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ کس طرح پاکی حاصل کروں ؟ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا کہ پاکی حاصل کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا سمجھ گئی اور اس عورت کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا اور انہیں طریقہ بتایا کہ پاکی سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس کپڑے کو خون کے مقاموں پر پھیر تا کہ خون کی بدبو رفع ہو جائے[42]

حضرت عائشہ نہ صرف زبانی طور پر خواتین کو غسل کے مسائل اور اس کا طریقہ بیان فرماتیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اگر ضرورت پیش آجاتی تو آپ عملی طور پر بھی ان کو راہنمائی فراہم کیا کرتیں جیسا کہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اپنے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ :

میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رضاعی بھائی آپ کے پاس گئے اور آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ایک برتن ایک صاع کی مقدار کا منگوایا اور غسل کیا اس حال میں کہ ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا اور آپ نے اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا اور ابو سلمہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن اپنے سروں کے بال کترواتی تھیں یہاں تک کہ کانوں تک ہو جاتے۔"[43]

اسی طرح یہ مسئلہ بھی بہت اہم ہے کہ آیا خواتین کے لیے دوران غسل بالوں کا کھولنا لازمی ہے یا اس کے بغیر بھی غسل ہو جائے گا۔ تو حضرت عائشہ کے اس حوالے سے یہ ماننا ہے کہ بالوں کا کھولنا لازمی امر نہیں ہے۔ اس لیے جب حضرت عبداللہ بن عمر خواتین کو بالوں کو کھولنے کا حکم دیا کرتے تھے تو حضرت عائشہ نے انھیں اس بات سے منع فرمایا۔ جیسا کہ ایک روایت میں بیان ہوتا ہے :

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تعجب ہے کہ وہ عورتوں کو غسل کے وقت اپنے سروں کو کھولنے کا حکم دیتے ہیں اور ان کو سروں کے منڈانے ہی کا حکم کیوں نہیں کر دیتے حالانکہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور میں اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالنے سے زیادہ کچھ بھی نہیں کرتی تھی۔"[44]

اسی طرح ایک اور بہت اہم سوال جن سے شادی شدہ مرد و خواتین کو واسطہ پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ غسل جنابت واجب کب ہوتا ہے؟ آیا اس کا وجوب انزال کے ساتھ وابستہ ہے یا پھر عضوین کا مل جانا ہے اس کے وجوب کی دلیل ہے؟ حضرت عائشہ اس حوالہ سے خواتین کی تربیت کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ انزال ضروری نہیں ہے جیسے ہی عضوین مل جائیں غسل واجب ہو جاتا ہے اور ان کا نبی کریم ﷺ کا طرز عمل بھی یہی تھا۔[45]

اسی طرح طہارت کے حوالے سے ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ آیا جنابت کی حالت میں منتقل ہو جانے کے فورا بعد طہارت کا حصول واجب ہے یا پھر یہ کہ انسان اس میں کچھ تاخیر کر سکتا ہے؟ حضرت عائشہ اس حوالے سے رخصت کی قائل ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا یہ طریق تھا کہ وہ کبھی تو اسی وقت غسل فرمالیا کرتے اور کبھی صرف وضو کرنے پر ہی اکتفا کرتے اور وضو کر کے سو جایا کرتے۔ پھر فجر کی نماز کے لیے جب جاگتے تو اس وقت غسل فرما کر طہارت حاصل کرتے۔[46]

۵۔ یتیم بچوں کے مال کے ناجائز استعمال پر پابندی

حضرت عائشہ مسلمان خواتین کو اس بات کی تربیت دیتی تھیں کہ وہ یتیموں کے مالوں کو استعمال میں نہ لائیں۔ لیکن اگر کبھی ایسی صورتحال ہو کہ یتیموں کی دیکھ بھال کرنے والا محتاج اور یتیم کے پاس مال ہو تو ایسی صورت میں یتیم کی پرورش کرنے والے کو یہ اجازت ہے کہ وہ بقدر ضرورت یتیم کے مال سے استفادہ کر سکتا ہے۔ حضرت عائشہ کا فرمان ہے :

> "جو مالدار ہو سو بچے اور جو محتاج ہو وہ عرف کے مطابق کھائے۔ یہ آیت یتیم کے اس ولی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو یتیم کی پرورش کرتا ہے اور اس کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اگر محتاج ہے تو دستور کے مطابق کھا سکتا ہے۔"[47]

حضرت عائشہ کی سیرت مبارکہ کے معاشی پہلو کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ آپ مسلمان خواتین کو اس بات کی بھی تلقین کیا کرتی تھیں کہ وہ کسی کے ساتھ معاشی ناانصافی نہ کریں، کسی کا حق غصب نہ کریں، کیونکہ ایسا کرنے کی صورت میں ان کو سخت سزا ملے گی۔

۶۔ بیٹیوں کے ساتھ برابری اور حسن سلوک کی تعلیم

حضرت عائشہ نے مسلمان خواتین کی جو معاشی لحاظ سے تعلیم وتربیت کی اس کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ حضرت عائشہ چاہتی تھیں کہ مسلمان خواتین اپنے اہل خانہ خصوصا اپنی اولاد کے ساتھ معاشی لحاظ سے احسان اور نرمی کا معاملہ رکھیں۔ ان کو اپنے اوپر ترجیح دیں۔ وہ مسلمان عورتوں کو اسی بات کی تلقین کیا کرتی تھیں جیسا کہ آپ سے مروی ایک روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت ان کے پاس آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ انہوں نے اس عورت کو ایک کھجور دی اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کر کے ان دو بچیوں میں اسے تقسیم کر دیا۔ اور خود کچھ نہ کھایا۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی ان بچیوں سے آزمائش کی جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔[48]

اسی طرح کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس ماں کے اس طرز عمل کو اس کے لیے جہنم سے نجات کا ذریعہ بنا دیا۔ جیسا کہ بیان ہوتا ہے: حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بچیوں کو اٹھائے میرے پاس آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے ان میں سے ہر بچی کو ایک ایک کھجور دی اور ایک کھجور خود کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف بڑھائی لیکن اسی وقت اس کی بچیوں نے اس سے مزید کھجور مانگی تو اس نے اسی کھجور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے انھیں دے دیا۔ مجھے اس واقعے پر بڑا تعجب ہوا میں نے نبی ﷺ سے بھی اس واقعے کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے لیے اس بناء پر جنت واجب کر دی اور اسے جہنم سے آزاد کر دیا۔[49]

۷۔ خاوند کی اطاعت و فرماں برداری کا حکم

حضرت عائشہ جہاں خود ایک فرماں بردار اور اطاعت گزار بیوی تھیں وہاں آپ کی ذات تمام مسلمان خوتین کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ آپ نے خواتین کو ہمیشہ تلقین کی کہ وہ عائلی ذمہ داریاں احسن انداز میں نبھائیں۔ کیوں کہ ایک اچھی اور نیک بیوی اپنے شوہر کے گھر کو تو جنت بناتی ہی ہے ساتھ وہ آخرت میں بھی جنت میں اپنا گھر بنا لیتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

> مااستفاد المومن بعد تقوى الله عزوجل خيراله من زوجةصالحة ان امرها اطاعته وان نظر اليها سرته وان اقسم عليها ابرته وان غاب عنها نصحت فى نفسها وماله[50]
>
> "مومن کے لیے تقوی حاصل ہونے کے بعد سب سے بڑی بھلائی نیک بیوی ہے۔ جب وہ اسے حکم دے تو اطاعت کرے، جب اس کی طرف دیکھے تو وہ خوش کر دے اور اگر وہ اس کی طرف سے کوئی قسم کھا بیٹھے تو اسے پورا کر دے اور شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اپنی اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔"

عورت کو چونکہ گھریلو زندگی کی منتظم بنایا گیا ہے لہٰذا اس کا فرض ہے کہ خوش اسلوبی اور سلیقہ سے گھر چلائے۔ گھر میں صفائی، ستھرائی ، نظم و نسق برقرار رکھے، باپ، بھائی، شوہر ان میں سے ہر ایک کے لباس و خوراک، آرام و آسائش کا خیال رکھے اور وہ تمام اہل خانہ کے لیے سرمایہ حیات و سکون بن جائے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی اصل ذمہ داری گھر اور اہل و عیال کی دیکھ بھال ہے اور اس کام کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔ یہاں تک کہ جہاد ایک ایسا عمل ہے جس کا درجہ اسلام میں بہت بلند ہے۔ عورتوں کا جہاد بھی اس امر کو قرار دے دیا گیا کہ وہ گھر میں رہ کر اپنے اہل و عیال کی پرورش کریں۔ ارشاد نبویؐ ہے :

" گھروں کی دیکھ بھال تمھاری ذمہ داری ہے یہی تمھارا راہ عمل جہاد ہے۔ "[51]

نبی کریم ﷺ نے ایسی عورتوں کی تعریف فرمائی جو کہ اپنے بچوں کا خیال رکھتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے :

"اونٹ پر بیٹھنے والی عورتوں میں سے سب سے اچھی عورتیں قریش کی ہیں بچپن میں اپنے یتیم بچے سے انتہائی محبت رکھتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال و اسباب کی پوری طرح حفاظت کرتی ہیں جو شوہر نے اس کے تصرف میں دیا ہے۔"[52]

حضرت عائشہ کو نبی کریم ﷺ سے بے پناہ محبت تھی جس کا اظہار اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ کئی دیگر واقعات سے بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ وہ رات کو اٹھ کر آپؐ کی موجودگی کو محسوس کیا کرتی تھیں اور آپؐ کے بستر پر موجود نہ ہونے کی صورت میں پریشان ہو جایا کرتی تھیں اور آپؐ کو تلاش کیا کرتی تھیں۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ میں بیان ہوتا ہے کہ ایک رات جب آپ کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ نبی کریم ﷺ بستر پر موجود نہیں ہیں۔ اس رات حجرہ مبارک میں چراغ نہیں جل رہا تھا تو آپ ادھر ادھر ہاتھ سے ٹٹولنے لگ گئیں۔ ذہن میں خیال آیا کہ شاید آپؐ کسی دوسری بیوی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں، اٹھ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگ گئیں۔ آخر ایک جگہ نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک سے آپ کا ہاتھ ٹکرایا تو دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں۔ اپنے قصور پر نادم ہوئیں اور بے اختیار زبان سے نکل گیا' میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! میں کس خیال میں ہوں اور آپ ﷺ کس عالم میں ہیں۔[53]

آج کی مسلمان عورت کے طرز عمل کا اگر مجموعی طور پر جائزہ لیا جائے تو اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس میں کافی حد تک اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے انحراف پایا جاتا ہے۔ آج کی عورت مغرب کی نقالی میں خود کو عائلی زندگی تک محدود رکھنے کی بجائے اپنے فطری دائرہ کار سے باہر زیادہ دلچسپی لے رہی ہے۔ آج اس کی دلچسپی گھریلو امور سے زیادہ اس امر میں ہے کہ وہ گھر سے باہر نکل کر اپنا آپ منوائے چاہے اس کوشش میں اس کی اہل خانہ کتنا ہی متاثر کیوں نہ ہو جائیں۔

گھریلو کاموں کو حقیر سمجھنا، بچوں کی پرورش کو نظر انداز کرنا اور باہر کے اجتماعی معاملات میں حصہ لینے کو ترقی سمجھنا، غلط انداز فکر ہے۔ اسلام نے کچھ حدود کے ساتھ اجتماعی معاملات میں حصہ لینے کا حق ضرور دیا ہے لیکن یہ حق نہیں دیا کہ اپنی فطری ذمہ داریوں کو حقیر سمجھیں اور ان سے پیچھا چھڑانے اور باہر کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے میں اپنی ترقی سمجھیں،۔ انسانی تہذیب و تمدن کی ترقی

دراصل یہ ہے کہ عورتیں اعلیٰ انسانی معاشرہ قائم کر سکیں اور اعلیٰ انسانی معاشرہ قائم کرنے کے لیے ناگزیر ہے کہ عورتیں بچوں کی پرورش کا حق ادا کریں اور اعلیٰ کردار اور پاکیزہ سیرت کے انسان تیار کریں اس لیے کہ پاکیزہ معاشرہ اچھے انسانوں سے ہی بنتا ہے۔ یہ کام عورتوں کے علاوہ اور کوئی سر انجام نہیں دے سکتا۔ اچھے انسان اچھی گودوں میں ہی پروان چڑھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی نظر میں یہ عمل جہاد ہے۔ اور جہاد کو نبی کریم ﷺ نے دین کی بلند چوٹی قرار دیا ہے۔ حدیث میں ہے

من قعدت منكن في بيتها فانها تدرك عمل المجاهدين۔[54]

"اور جو تم میں سے گھر بیٹھے گی وہ مجاہدین کے عمل کو پالے گی۔"

۸۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی تعلیم

حضرت عائشہ کی مسلمان خواتین کی معاشی تعلیم و تربیت کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ آپ ان کو صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا کرتی تھیں۔ ان کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہوا کہ صدقہ جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جاتا ہے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اے عائشہ! جہنم کی آگ سے کوئی رکاوٹ تیار کر لو خواہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، کیونکہ کھجور بھی بھوکے آدمی کو سہارا دیتی ہے جو سیر اب آدمی کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔"[55]

آپ کا اپنا طرز عمل بھی یہی تھا۔ جیسا کہ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا آپ نے ستر ہزار درہم صدقہ کیے اور کرتے کا دامن جھاڑ کر کھڑی ہو گئیں۔[56]

ایک دفعہ حضرت عبد اللہ ابن زبیر نے آپ کے پاس دو تھیلے بھر کر ایک لاکھ کی رقم بھیجی۔ آپ نے ایک طباق منگوایا اس دن آپ کا روزہ تھا۔ آپ وہ رقم لوگوں میں بانٹنے لگیں۔ فرماتے ہیں کہ جب شام ہوئی تو لونڈی کو افطاری لانے کا حکم دیا، ام ذرہ بولیں: ام المومنین! کیا آپ ان درہموں میں سے ایک درہم کا گوشت نہیں منگوا سکتی تھیں۔ جس سے آپ روزہ کھول لیتیں؟ فرمایا: مجھے مت ڈانٹو اگر تم مجھے یاد دلا دیتی تو میں گوشت منگوا لیتی۔[57]

حضرت عائشہ مسلمان خواتین کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتی تھیں کہ بے شک ان کے پاس ذاتی مال نہ بھی ہو تو بھی اگر وہ اپنے شوہر کے مال میں صدقہ کر دیں گی تو ان کو اس کا بھی اجر ملے گا۔ جیسا کہ حضرت عائشہ سے مروی ہے:

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز خرچ کرتی ہے اور فساد کی نیت نہیں رکھتی تو اس عورت کو بھی اس کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو بھی اس کی کمائی کا ثواب ملے گا۔ عورت کو خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔"[58]

۹۔مذہبی معاملات میں حضرت حضرت عائشہ صدیقہ کی تعلیمات وراہنمائی اور عصر حاضر کی خواتین

آج جدید طبقہ سے تعلق رکھنے والی عورتوں کی اکثریت مذہبی فرائض کی ادائیگی کو ایک بوجھ تصور کرتی ہے۔ مذہب جو ہمارے اوپر حدود و قیود مقرر کرتا ہے۔ عصر حاضر کی عورت اس کو اپنے لیے رحمت کی بجائے زحمت قرار دیتی ہے۔ وہ مذہبی واخلاقی بندشوں کو اپنے لیے رکاوٹ سمجھ کر ان کو اتار پھینک کر مغربی تہذیب کی نقالی میں فخر محسوس کر رہی ہے۔

عبادات کی ادائیگی ہو یا معاملات کی، حقوق اللہ کی بات ہو یا حقوق العباد کی، پرہیزگاری اور تقوی ہو یا اخلاق عالیہ کا حصول عصر حاضر کی عورتوں کی اکثریت خصوصا نوجوان عورتیں اس وقت اصل راہ سے انحراف کر چکی ہیں۔ عبادات کی ادائیگی یا تو مفقود ہے یا پھر ناقص۔ دن چڑھے تک سونا اور رات گئے تک جاگنا غیر شادی شدہ مسلمان لڑکیوں کی اکثریت کا معمول بن چکا ہے۔ایسی حالت میں نماز کی پابندی ایک ناممکن سی بات ہے۔ قرآن کی تلاوت اور اس کے متن کے معنی و مفہوم سے آشنائی نہ ہونے کے برابر ہے۔ قرآن کی تعلیم زیادہ تر صرف ناظرہ قرآن تک محدود ہو کر رہ چکی ہے۔ قرآن جو کہ کتاب ہدایت ہے اس سے اکتساب ہدایت نہ ہونے کے برابر ہے۔آج ان کے لیے رول ماڈل وہ خواتین نہیں جو پابند پردہ ہوں اور اسلامی شعائر کا نمونہ ہوں بلکہ رول ماڈل وہ خواتین ہیں جو مغربی تہذیب کی پیروی میں خود مغربی خواتین کے قدم سے قدم ملانا تو دور ان سے آگے بڑھنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ آج حج و عمرہ کی ادائیگی سے زیادہ ضروری ان کے لیے مغربی ممالک کی سیر ہے۔ روزہ رکھنے سے زیادہ پرکشش ان کے لیے ڈائٹنگ کرنا ہے۔ زکوۃ وصدقات کی ادائیگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ نمود و نمائش اور آرائش پر اس قدر اخراجات اٹھ جاتے ہیں کہ پھر ان کا شمار زکوۃ وصدقات کے صاحب نصاب مسلمانوں کی بجائے مصارف کی فہرست میں شمار ہونے لگتا ہے۔

حضرت عائشہ کی سیرت پاک سے عصر حاضر کی مسلمان خواتین کو جو ہدایت وراہنمائی حاصل ہوتی ہے اس کی ایک اہم جہت یہ ہے کہ حضرت عائشہ نہ صرف خود قرآن کو ذریعہ رشد وہدایت مانتے ہوئے اس سے اکتساب فیض کیا کرتی تھیں بلکہ مسلمان خواتین کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔آپ سے مروی ایک روایت میں بیان ہوتا ہے کہ :

جو شخص قرآن کی ابتدائی سات سورتیں حاصل کرلے وہ بہت بڑا عالم ہے۔[59]

اسی طرح حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن مجید مہارت کے ساتھ پڑھتا ہے وہ نیک اور معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص مشقت برداشت کر کے تلاوت کرے گا اسے دہرا اجر ملے گا۔[60]

حضرت عائشہ کے معمولات میں قرآن مجید کی تلاوت شامل تھی۔ نبی کریم ﷺ جب رات کے اوقات میں عبادت کیا کرتے تھے تو حضرت عائشہ بھی پاس ہی ہوتی تھیں۔لہٰذا حضرت عائشہ نہ صرف آپ ﷺ سے تلاوت قرآن کو سنا کرتی تھیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خود بھی تلاوت کرتی تھیں۔

حضرت عائشہ نہایت عبادت گزار خاتون تھیں۔پنجگانہ نماز کے ساتھ ساتھ تہجد کا بھی اہتمام فرماتی تھیں اور نماز چاشت بھی پابندی سے اداء فرماتیں۔چاشت کی 8 رکعت ادائیگی آپ کا معمول تھا۔اکثر فرمایا کرتیں: اگر میرے والدین کو بھی زندہ کردیا جائے، میں

پھر بھی یہ رکعتیں ترک نہ کروں گی) مراد اِس سے یہ تھا کہ اگر میرے والدین زندہ ہو کر آئیں اور مجھے اِس نماز سے روکیں تو میں اِس نماز کی ادائیگی نہیں چھوڑوں گی" [61]

اسی طرح قاسم بن محمد بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ میں صبح کو جب گھر سے روانہ ہوتا تو سب سے پہلے سلام کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ کے پاس جاتا، پس ایک صبح میں آپ کے گھر گیا تو آپ حالت قیام میں تسبیح فرمارہی تھیں اور یہ آیت مبارکہ پڑھ رہی تھیں :فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ، اور دعاء کرتی اور روتی جارہی تھیں اور اِس آیت کو بار بار دہرا رہی تھیں، پس میں (انتظار کی خاطر) کھڑا ہو گیا، یہاں تک کہ میں کھڑا ہو ہو کر اُکتا گیا اور اپنے کام کی غرض سے بازار چلا گیا، پھر میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اِسی حالت میں کھڑی نماز اداء کر رہی ہیں اور مسلسل روئے جارہی ہیں۔ [62]

ایک دن عرفہ کے دن آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ گرمی کی شدت اس قدر تھی کہ سر پر پانی کے چھینٹے مارے جارہے تھے کسی نے آپ کو مشورہ دیا کہ روزہ توڑ دیجئے :فرمایا کہ میں حضور کریم ﷺ سے سن چکی ہوں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے سال بھر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو میں روزہ کیسے توڑ سکتی ہوں۔[63] نبی کریم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھ کر حضرت عائشہ بھی چاشت کی نماز باقاعدگی سے ادا کیا کرتی تھیں۔اور فرماتی تھیں کہ اگر میرے باپ بھی قبر سے اٹھ کر آئیں اور منع کریں تو میں نہ مانوں۔ [64]

صدقہ و خیرات اور زکوۃ کی ادائیگی بھی اسلام کی پیش کردہ فرض عبادات کا حصہ ہیں۔ حضرت عائشہ کا معمول یہ تھا کہ آپ زکوۃ و صدقات کی ادائیگی کثرت سے کیا کرتی تھیں۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا آپ نے ستر ہزار درہم صدقہ کیے اور کرتے کا دامن جھاڑ کر کھڑی ہو گئیں۔[65] اسی طرح ایک دفعہ حضرت عبد اللہ ابن زبیر نے آپ کے پاس دو تھیلے بھر کر ایک لاکھ کی رقم بھیجی۔آپ نے ایک طباق منگوایا اس دن آپ کا روزہ تھا۔آپ وہ رقم لوگوں میں بانٹنے لگیں۔فرماتے ہیں کہ جب شام ہوئی تو لونڈی کو افطاری لانے کا حکم دیا، ام ذرہ بولیں : حضرت عائشہ صدیقہ ! کیا آپ ان درہموں میں سے ایک درہم کا گوشت نہیں منگوا سکتی تھیں۔ جس سے آپ روزہ کھول لیتیں؟ فرمایا : مجھے مت ڈانٹو اگر تم مجھے یاد دلا دیتی تو میں گوشت منگوا لیتی۔ [66]

حج کی ادائیگی بھی مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے حضرت عائشہ کی سیرت پاک سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ آپ نے حج کی فرضیت کے بعد کبھی اس کو قضا نہیں ہونے دیا ماسوائے ایک مرتبہ کے آپ ہر سال حج کے لیے تشریف لے جایا کرتی تھیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں حج کی ادائیگی ہی مسلمان عورت کے لیے جہاد کے مترادف ہے۔

> عن عائشة أم المؤمنين .رضى الله عنها .قالت قلت يا رسول الله ألا نغزوا ونجاهد معكم فقال " لكن أحسن الجهاد وأجمله الحج ، حج مبرور ". فقالت عائشة فلا أدع الحج بعد إذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم. [67]
>
> ام المؤمنین عائشہ عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم بھی کیوں نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد اور غزووں میں جایا کریں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کے لیے سب سے عمدہ اور

سب سے مناسب جہاد حج ہے، وہ حج جو مقبول ہو۔ حضرت عائشہ عائشہ کہتی تھیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن لیا ہے حج کو میں کبھی چھوڑنے والی نہیں ہوں"

الغرض حضرت عائشہ کی سیرت پاک سے آج کی مسلمان عورت اپنی ذات کے لیے ہر طرح کی راہنمائی حاصل کر سکتی ہے۔آپ کی سیرت پاک کے مطالعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ آپ کس قدر سختی سے اسلام کی تعلیمات پر عمل کیا کرتی تھیں۔گھر میں قیام کیا کرتی تھیں اور نامحرم مردوں سے پردہ کیا کرتی۔فرض عبادات کی ادائیگی میں پابندی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کی کثرت سے ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ نفلی روزے اس قدر رکھا کرتی تھیں کہ سوائے ممنوعہ ایام کے اور کہیں ناغہ نہ ہوتا تھا۔ہر سال حج کرتی تھیں۔صدقہ و خیرات کی اس قدر کثرت کرتیں کہ اکثر اپنے لیے کچھ نہ بچتا۔آپ کو جو سالانہ وظیفہ ملا کرتا تھا اس کو بھی اپنے لیے بچا کر نہ رکھتی تھیں بلکہ غرباء ومساکین میں تقسیم کر دیا کرتی تھیں۔اس کے علاوہ آپ کو کہیں سے بھی ہدیات یا تحائف ملا کرتے تھے آپ ان کو بھی اپنی ذات پر خرچ کرنے کی بجائے اللہ کی راہ میں صرف کر دیا کرتی تھیں۔

تجاویزات وسفارشات

خواتین کی تعلیم ایک بہت ہی اہم موضوع ہے۔ تحقیقی میدان میں اس موضوع پر بہت کام کرنے کی گنجائش موجود ہے۔مثلاً حضرت عائشہ کے ساتھ ساتھ دیگر ازواج مطہرات اور صحابیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کی تعلیم وتربیت میں جو اہم کردار ادا کیا اس کو سامنے لانے کی ضرورت ہے۔اسی مختلف اسلامی ادوار میں خواتین کی تعلیم وتربیت پر جو اقدامات کیے گئے ان پر بھی تحقیق کی ضرورت وگنجائش موجود ہے تاکہ یہ بات سامنے لائی جاسکے کہ کس طرح امت مسلمہ کی خواتین کو نہ صرف اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالا جا سکتا ہے بلکہ اسلامی معاشرے کی تعمیر وترقی میں ان کے کردار کو پھر سے مثبت طور پر فعال کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک تعلیمی شعبہ کا تعلق ہے تو اس حوالے سے چند سفارشات یہ ہیں کہ :

- اول تو خواتین کی تعلیم وتربیت کے لیے اعلیٰ سطح کے علمی ادارے قائم کیے جائیں۔
- تعلیم وتربیت کے لیے ایسا نصابِ تعلیم تشکیل دیا جائے جو خواتین کی ذہنی، نفسیاتی، معاشی ومعاشرتی اور اخلاقی تربیت میں ممد ومعاون ثابت ہو۔
- خواتین کی تعلیم وتربیت کے لیے ایسی تجربہ کار خواتین اساتذہ کا تقرر عمل میں لا جائے جو خود دینی علوم میں مہارت رکھتیں ہوں اور خود بھی ان کے مطابق اپنی زندگی گزار رہیں ہوں۔
- حکومت کی جانب سے اس موضوع پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ کوئی بھی قوم اپنی تشکیل و تعمیر کے لیے خواتین کے وجود سے انکار نہیں کر سکتی۔تاہم قوم کے نصف حصہ یعنی خواتین کی تعلیم وتربیت قوم کی بقاء کے لیے بہت ضروری ہے۔

الغرض سیرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا امت مسلمہ کی خواتین کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ تھیں۔اللہ کی حکمت سے آپ رضی اللہ عنہا کی ذات مبارکہ مسلمان خواتین کے زندگی کے ہر شعبہ راہنمائی کا وسیلہ بنی ہے۔ چاہے دینی تعلیمات ہوں یا سماجی حضرت عائشہ نے اس دور کی خواتین کی تربیت کر کے آنے والی

نسلوں کے لیے ایک مثالی نمونہ قائم کر دیا ۔عصر حاضر میں مسلمان خواتین کو سیرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر ازواج مطہرات کی سیرت کے حوالے سے آگاہ کرنا وقت کااہم ترین تقاضا ہے۔تاکہ امت مسلمہ میں خواتین کی تعلیم وتربیت کا فروغ ہو سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1]:اصفہانی،راغب،امام مفردات القرآن،دارالکتب العلمیہ،بیروت:328

Asfhani, Raghib , Imam, Mufferedaat al Qur'an , Dār Al-Kutub Al-ʿIlmiyya ,Bairout : 328

[2]:ابن منظور افریقی،لسان العرب،دارالکتب العلمیہ،بیروت،2006ء،7/389

Ibn Manzoor Africi, Lisan Alarab, Dār Al-Kutub Al-ʿIlmiyya, Bairout, 2006389/7

[3]:ابن منظور افریقی،لسان العرب ایضاً،7/388

Ibn Manzoor Africi, Lisan Alarab, Ibid,7/388

[4] : The Oxford English Dictionary.(London: Oxford University Press, 2013) 218

[5]:ابن خلدون,عبدالرحمٰن،مقدمہ ابن خلدون،مکتبہ رحمانیہ،لاہور،1997ء،2/322

Ibn Khldon, Abdul al-Rehman, Muqadma Ibn Khldon, Maktaba Rehmanih, Lahore , 1997, 2 / 322

[6]:خورشید احمد،اسلامی نظریہ حیات،شعبہ تصنیف وتالیف،کراچی یونیورسٹی،کراچی،2002ء:142

Khurshid Ahmed , Islami Nazriya Hayaat, shoba tasneef o taleef, Karachi university, Karachi , 2002: 142

[7]:مسلم سجاد،اسلامی ریاست میں نظام تعلیم،انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز،اسلام آباد،1992:178

Muslim sajjad, Islami Riyasat mein Nizaam Taleem, Institute of policy , studies Islamabad, 1992 : 178

[8]: بخاری ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح ,باب هل یجعل للنساء یوم علی حدة فی العلم ,رقم الحدیث:101، 50/1

Bukhari, ʾAbū ʿAbdullāh Muḥammad ʾIbn ʾIsmaʿil, Al-Jāmeʿ Aḷ-Ṣaḥīḥ ,Baab hal ya'ajal lil nisa yom ala hadat fi al-ilm, raqam al-hadith : 101, 1 / 50

[9]: بخاری، ، کتاب العیدین، باب اذا لم یکن لها جلباب فی العید، رقم الحدیث:980، 333/1

Bukhari, kitaab ul eidain, baab Iza lam yakun laha jalbab fi al-eid ,, raqam al-hadith : 980, 1 / 333

[10]: ایضا، کتاب العلم ، باب عظة الامام النساء و تعلیمهن، رقم الحدیث:98، 49/1

Ibid,, kitaab al-ilm, baab Izat al- amam al-nisaa wa talimahuna , raqam al-hadith : 98, 1 / 49

[11]: بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاذان، باب الاذان بالمسافر ،رقم الحدیث: 631، 226/1

Bukhari, Al-Jāmeʿ Aḷ-Ṣaḥīḥ, kitaab ul Azan bil musafir , , raqam al-hadith 226/1،631

[12]:امام احمد بن حنبل،المسند،رقم الحدیث:2024

Imam Ahmed ben Hanbal , Al-Musnad,, raqam al-hadith : 2024

[13]:سید جلال الدین، عورت اسلامی معاشرے میں، اسلامی پبلیکیشنز، لاہور:96

Syed jalal Aldeen , Aurat islami muashray mein, islami publications, Lahore : 96

[14]:ابن حجر عسقلانی، امام، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، 8/ 281

Ibn Hijar asqlani, Imam, Al-Asaba fi Tameez al Sahaba, 8 / 281

[15]:ایضاً، 8/ 281

Ibid ,8/281

[16]:ابن سعد، ابو عبد اللہ (230ھ)، الطبقات الکبری، 8/ 61

Ibn Sa'ad ,Abu Abdul'lah,(230 hj) Aa-Tabqat ul- Kubra ,8/61

[17]:ایضا، 8/ 58

Ibid,8/58

[18]:احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث:24687

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith:24687

[19]:ابن سعد، ابو عبد اللہ (230ھ)، الطبقات الکبری، 8/ 67

Ibn Sa'ad ,Abu Abdul'lah,(230 hj) Aa-Tabqat ul- Kubra ,8/67

[20]:احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: 24781

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith:24781

[21]:ابن سعد، ابو عبد اللہ (230ھ)، الطبقات الکبری، 8/ 61

Ibn Sa'ad ,Abu Abdul'lah,(230 hj) Aa-Tabqat ul- Kubra ,8/61

[22]:ایضا، 8/ 64

Ibid,8/64

[23]: مسلم ، الجامع الصحیح، کتاب النکاح ، باب استیذان الثیب فی النکاح و البکر بالسکوت، رقم الحدیث : 1420

Muslim, Al-Jāme' Aḷ-Ṣaḥīḥ, kitaab un Nika'h, baab Istazan al sai'ab , fi Nika'h wa albkr bil sakut raqam al-hadith, 1420

[24]: ترمذی، الجامع ، کتاب النکاح، باب ما نکاح الا بولی، رقم الحدیث: 1880، 1/605

Tirmizi, Al-Jāme' , kitaab un Nika'h , baab ma Nikah ila boli, raqam al-hadith : 1880, 1 / 605

[25]: ابو داود، السنن، باب تحرم من الرضعة ما یحرم من النسب، رقم الحدیث: 2055

Abbu Dawd, Al Sunnan , baab tahram man al-razata ,ma yahram mann alnsb, raqam al-hadith : 2055

[26]: بخاری ، الجامع الصحیح، کتاب الشرکۃ، باب الشرکۃ الیتیم و اهل المیراث، رقم الحدیث: 2، 2494/883

Bukhari, ', Al-Jāme' Aḷ-Ṣaḥīḥ , Kitab al shirkata ,Baab shirkata al yateem wa hal,al-merath , raqam al-hadith : 2,2494/883

[27]: احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: 25184

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith:25184

[28]: ایضا، رقم الحدیث: 25102

Ibid , raqam al-hadith:25102

[29]: ایضا، رقم الحدیث: 24687

Ibid , raqam al-hadith:24687

[30]: مسلم ، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلة واداب، باب الرفق، رقم الحدیث: 2594"

Muslim, Al-Jāmeʿ Aḷ-Ṣaḥīḥ, kitaab al-bar wa salat wa adab,bab al rafaq , raqam al-hadith, 2594

[31]: احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: 24840

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith:24840

[32]: ایضا، رقم الحدیث: 25697

Ibid, raqam al-hadith:25697

[33]: ایضا، کتاب الهبة وفضلها والتحریض علیها، باب الاستعارة للعروس عند النباء، رقم الحدیث: 2628، 2/926

Ibid, kitaab al –hibat ,wa fadhlaha, wal -tahridh aleha , baba al asta'arat lil aroos Inda al- niba , raqam al-hadith : 2628, 2 / 926

[34]: ابو داود، السنن، کتاب النکاح، باب فی لبنن العجل، رقم الحدیث: 2057،

Abu Dawd ,Al-sunan , Kitab un Nikah ,bab fi lbnan , alajal , raqam al-hadith:2057

[35]: نسائی، حافظ عبدالرحمن احمد بن شعیب، امام، السنن، کتاب الطهارة، باب مسح المراة راسها، رقم الحدیث: 100، 72/1

Nisaye, Hafiz Abdul Rahman Ahmed ban Shoiab , imam, Al- Sunan, kitaab al- taharat , baab maseh almirat , rasiha „ raqam al-hadith : 100, 1 / 72

[36]: مالک بن انس ، الموطا، کتاب اللباس ، باب ما یکره النساء لباسه من الثیاب، رقم الحدیث: 3383

Maalik ban Ans, Al –Muta „ kitaab al-libas , baab ma yakraha al nisa labsaha mann al thiayab , raqam al-hadith : 3383

[37]: ابوداؤد، السنن، کتاب الصلوة، باب المراة تصلی بغیر خمار، رقم الحدیث: 641، 1/229

Abu Dawd ,Al-sunan , Kitab , al salat , bab al mirat tasli ,baghair khumar, raqam al-hadith : 641, 1

[38]: احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: 24552

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith: 24552

[39]: مسلم ، الجامع الصحیح، کتاب السلام ، باب اباحة الخروج للنساء لقضاء حاجة الانسان، رقم الحدیث: 2170

Muslim, Al-Jāmeʿ Aḷ-Ṣaḥīḥ, kitaab al - Islam ,bab abahat al kheroj ,lil nisa lqdhaa hajatul insan „ raqam al-hadith, 2170

[40]: مسلم ، الجامع الصحیح، کتاب الطھارۃ، باب حکم المنی ،رقم الحدیث: 288

Muslim, Al-Jāmeʿ Aḷ-Ṣaḥīḥ, kitaab al-taharat ,bab al hukam al mani , raqam al-hadith,288

[41]: مسلم ، الجامع الصحیح ، باب وجوب غسل الرجلین بکمالھا، رقم الحدیث : 1،213/240

Muslim, Al-Jāmeʿ Aḷ-Ṣaḥīḥ, bab wajub ghusal alrajulen bikama laha , raqam al-hadith,213/240،1

[42]: مسلم ، الجامع الصحیح ، باب استحباب استعمال المغسله من الحیض فرصة من مسک فی موضع الدم ، رقم الحدیث:332، 260/1

Muslim, Al-Jāmeʿ Aḷ-Ṣaḥīḥ, bab Istajab Istamal al-gusla min al-haiaz fursat min mask fi moza al da'am , raqam al-hadith,260/1،332

[43]: ایضا، کتاب الحیض ، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة، رقم الحدیث: 320

Ibid,Kitab ul haiaz ,bab al- qadar al- mustahib min al –ma'a fi ghusal al –jnabat , raqam al-hadith:320

[44]: مسلم ، الجامع الصحیح ، باب حکم ضفائر المقسلة، رقم الحدیث: 331

Muslim, Al-Jāmeʿ al sahih , bab hukam zafayair al- mqsalat , , raqam al-hadith:331

[45]: ایضا، کتاب الحیض ، باب نسخ الماء وجوب الغسل بالتقاء الختانین، رقم الحدیث: 349

Ibid, Kitab ul haiaz , bab nasakh al-maa wajub alghusal biltaqa al khtaneen , raqam al-hadith:349

[46]: مسلم ، الجامع الصحیح، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب و استحباب الوضوءله و غسل الفرج اذا اراد ان یاکل، رقم الحدیث: 307، 240/1

Muslim, Al-Jāmeʿ Aḷ-Ṣaḥīḥ, Kitab ul haiaz, bab jawaz noom al-janab wa istahbab al-wazu laha wa gusal al faraj az arada'an ya kul , raqam al-hadith:240/1،307

[47]: بخاری ، الجامع الصحیح ، کتاب التفسیر سورہ النساء، رقم الحدیث: 4299، 1669/4

Bukhari, , Al-Jāmeʿ Aḷ-Ṣaḥīḥ , Kitab al –tafsir , sura an, raqam al-hadith :1669/4،4299

[48]:احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث:24556

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith: 24556

[49]:ایضا، رقم الحدیث:25118

Ibid, raqam al-hadith: 25118

[50]:احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث:389

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith: 389

[51]: عیون الاخبار ، کتاب النساء، باب سیاسة النساء ومعاشرتھن، 4: 78

Uyoon al-Akhbar, kitaab al –nisaa, baab siyasat al-nisaa wa muashirthuna , 78:4,

[52]: بخاری ، الجامع الصحیح، کتاب النفقات، باب حفظ المراۃ زوجھا فی ذات یدہ و نفقة، رقم الحدیث: 5365، 2052/5

Bukhari, Al-Jāmeʿ Aḷ-Ṣaḥīḥ, kitab an nafqat, bab hifaz al-marat zojha fi zat yadhi wa nafqat , raqam al-hadith،5365 2052/5

[53]:احمد بن حنبل،المسند، رقم الحدیث:24929

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith: 24929

[54]: عیون الاخبار ، کتاب النساء ، باب سیاسة النساء ومعاشرتهن ، 4: 78

Uyoon al-Akhbar, , kitaab al –nisaa, baab siyasat al-nisaa wa muashirthuna , 78:4,

[55]:احمد بن حنبل،المسندَ، رقم الحدیث:25006

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith: 25006

[56]:ابن سعد، ابوعبداللہ (230ھ)، الطبقات الکبری، 8/61

Ibn Sa'ad ,Abu Abdul'lah,(230 hj) Aa-Tabqat ul- Kubra ,8/61

[57]:ابن سعد، ابوعبداللہ (230ھ)، الطبقات الکبری، 8/60

Ibn Sa'ad ,Abu Abdul'lah,(230 hj) Aa-Tabqat ul- Kubra ,8/60

[58]:احمد بن حنبل،المسند، رقم الحدیث:25187

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith: 25187

[59]:احمد بن حنبل،المسند، رقم الحدیث:252038

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith:252038

[60]:ایضا، رقم الحدیث:26106

Ibid, raqam al-hadith:26106

[61]: مالک بن انس ، الموطا، کتاب قصر الصلوة ، باب صلاة الضحیٰ، رقم الحدیث:520

Maalik ban Ans, Al –Muta „ kitaab qasar al salat,baab salat ,al- duha raqam al-hadith : 520

[62]:بیہقی، شعب الایمان، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1410ھ، 2/375

Behaqi, Shab Alayman, matboa dar alkutab , Al-ʿIImiyya ,Bairout , Lebanon , 1410 h, 2 /375

[63]:احمد بن حنبل،المسند، رقم الحدیث:24801

Ahmed,bin Hambal,Al –Musnad, raqam al-hadith:24801

[64]:ایضاَ ، رقم الحدیث:23004

Ibid, raqam al-hadith:23004

[65]:ابن سعد، ابوعبداللہ (230ھ)، الطبقات الکبری، 8/61

Ibn Sa'ad ,Abu Abdul'lah,(230 hj) Aa-Tabqat ul- Kubra ,8/61

[66]:ایضا، 8/61

Ibid,8/61

[67]:ایضا، کتاب الحج، باب حج النساء، رقم الحدیث:2، 1861/658

Ibid,Kitab ul Ha'jh,bab Ha'jh un-Nisa'a, raqam al-hadith,2,1861/658